



سوال

(242) افطاری کے وقت کھانے پینے میں لگے رہنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

افطاری کے وقت بعض لوگ کھانے میں اس قدر لگے رہتے ہیں کہ وہ نماز مغرب کی ادائیگی میں بہت دیر کر دیتے ہیں، اس عمل کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں ذکر کردہ صورت حال انتہائی افسوس ناک ہے کیونکہ جو روزہ انسان کے لیے واجبات چھوڑنے کا باعث ہو وہ بھوک اور پیاس کے علاوہ کچھ فائدہ نہیں دیتا، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کچھ روزہ داروں کو روزے سے بھوک کے علاوہ اور کچھ نہیں ملتا اور بعض قیام والوں کو قیام سے بیداری کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ [1]“

اس بنا پر ہمیں چاہیے کہ افطاری کے وقت نماز باجماعت بروقت ادا کرنے کا اہتمام کریں۔ ہمارے رجحان کے مطابق بہتر یہی ہے کہ نماز مغرب سے پہلے روزہ کھولتے وقت پھل اور مشروبات وغیرہ سے افطاری کر لی جائے پھر جماعت کے ساتھ نماز مغرب ادا کی جائے، اس کے بعد تسلی سے کھانا کھایا جائے، ہاں اگر بھوک سخت لگی ہو جس کی وجہ سے نماز میں خشوع خضوع کے متاثر ہونے کا اندیشہ ہو تو نماز مغرب سے پہلے کھانا کھایا جاسکتا ہے لیکن تین باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

1 نماز مغرب کے وقت کا خیال رکھا جائے، ایسا نہ ہو کہ کھانا کھاتے کھاتے اس کا وقت بھی فوت ہو جائے۔

2 کھانا وغیرہ تیار ہو، اس کے تیار ہونے کے انتظار میں وقت ضائع نہ کیا جائے۔

3 پھر تیار شدہ کھانا سامنے آجائے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”جب رات کا کھانا سامنے آجائے تو نماز مغرب سے پہلے کھانا کھا لو اور اس سے فراغت

میں جلدی سے کام نہ لو۔ [2]“

ان شرائط کی موجودگی میں نماز مغرب سے پہلے کھانا کھایا جاسکتا ہے بصورت دیگر افطاری کے بعد تسلی کے ساتھ نماز مغرب ادا کی جائے اور اس کے بعد آرام و سکون سے کھانا کھایا جائے۔ (واللہ اعلم)

[1] ابن ماجه، الصيام: ١٦٩٠-

[2] صحيح بخارى، الاذان: ٦٤٢-

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاوى اصحاب الحديث

جلد 4- صفحہ نمبر: 227

محدث فتویٰ